

## سائنسی نظریات اور قرآن

خالق رحیم و کریم اور مالکِ علیم و جبار کی کتابِ عظیم ”قرآن حکیم“ چونکہ رہتی دنیا تک کے لئے تمام بنی نوع کے دینی و دنیوی سود و بہبود اور فلاح و نجات کی بشارت و ضمانت لے کر ایک مکمل دستور حیات و آئین زندگی اور نہایت جامع ضابطہ کار و لائحہ عمل کی حیثیت سے مبداء فیاض کی بارگاہ سے نازل ہوا ہے اس لئے انسانی ذات و صفات اور بشری حیات و کائنات کے ایک باقاعدہ انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت و اہمیت رکھتا ہے اس اعتبار سے نہ تو اس کا یہ دعویٰ بے بنیاد معلوم ہوتا ہے کہ لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین۔ یعنی ”کائنات کی کوئی خشک و ترشتی ایسی نہیں مگر یہ کہ وہ اس روشن کتاب قرآن میں موجود ہے“ اور نہ ہی اس کتاب کا یہ اعلانِ مبالغہ آمیز نظر آتا ہے کہ ولا اصغر من ذالک ولا اکبر الا فی اکتاب مبین۔ یعنی ”اور دنیا میں ایک ذرہ سے بھی چھوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی چیز ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ کتاب مبین قرآن حکیم میں موجود ہے۔“ کیونکہ جب ہم قرآن کریم کے ہمہ جہت و ہمہ گیر موضوعات و مضامین کی جامعیت و معنویت کا مطالعہ کر کے اس سے استفادہ کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی جامع کتاب اور اتنا مکمل صحیفہ ہے جو تمام انسانی اور سائنسی علوم و فنون پر محیط و مشتمل ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ خواہ ارتقاء پذیر انسانی سماج کے جذبہ تلاش

و جستجو اور ذوق تحقیق و تدقیق کے ارتقائی دور کے مختلف عبوری مراحل ہوں یا سماجی و سائنسی طور پر ترقی یافتہ بشری معاشرے کے کونا کون انکشافات و ایجادات کی تکمیلی منازل ہوں، قرآن حکیم نے جگہ جگہ موقع بہ موقع نہ صرف یہ کہ انسانی و سائنسی علوم و فنون کی کہیں واضح اور کہیں خفیف نشاندہی کی ہے بلکہ کہیں تو انسانی ذات و کائنات کے مختلف شعبہ ہائے حیات اور معاملات زندگی سے متعلق متعدد امور و حقائق اور مسائل و وسائل کو بھی مجمل اور مفصل دونوں ہی طرح سے بیان کیا ہے چنانچہ اس مقدس و تبرک کتاب میں اساطیر و قصص تواریخ و سیر تہذیب و تمدن، روایت و ثقافت، معیشت و معاشرت، تجارت و زراعت، صنعت و حرفت، سیاحت و مسافرت، عبادات و معاملات، فقہیات و مذہبیات، دینیات و عرفانیات، مادیات و روحانیات، محقولات و منقولات، ادبیات و لسانیات، سماجیات و عمرانیات، معاشیات و اقتصادیات سیاسیات و اخلاقیات، ارضیات و فلکیات، بحریات و معدنیات، موسمیات فضائیات، نباتات و جمادات نفسیات و جسمانیات طبیعیات و ذہنیات، علم الابدان و علم الادیان، علم الحیات و علم الحيوانات، علم نجوم و علم الافلاک، باغبانی و جہاز رانی اور سپہ گری و اسلحہ سازی وغیرہ کے ساتھ ہی ہر طرح کے حقوق و فرائض جیسے تمام موضوعات کا کہیں تفصیلی اور کہیں اجمالی طور پر احاطہ ضرور کیا گیا ہے۔

جہاں تک سائنسی علوم کی بات ہے تو اس عظیم کتاب میں اشرف المخلوقات انسان کی عقل سلیم کے اعتبار و اعتماد کو اجاگر کرنے کے لئے سائنسی نظریات کے مبانی و مبادیات اور مراکز و منابع کے اشاروں اور اشاریوں کو بیان کر کے کائنات کے اسرار و رموز اور نکات و مضمرات کی نشاندہی کی گئی ہے اور افلاکیتدبرون القرآن ام علی قلوب افعالہا۔ یعنی ”کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر نالے لگے ہوئے ہیں۔؟“ کی سخت تاکید و ترغیب و تشویق کے ذریعے اہل فکر و نظر

احباب علم دانش صاحبان و خرد، ارباب شعور و ادراک اور اصحاب تدبیر و تدبیر کو بحر و بر، دشت و در، کوہ و صحرا، وادی و بیابان، زمین و آسمان اور فضا و ہوا کی سیر و سیاحت کر کے ان کے سینوں میں چھپے ہوئے قدرت کے خزانوں کو تلاش کر کے اپنے تجربات و مشاہدات کے سہارے ان کی مناسب ترتیب و ترکیب سے نئی نئی ایجادات اور اپنے جذبہ تحقیق و تجسس کی بدولت نئے نئے انکشافات کے لئے حوصلہ افزا دعوت دی گئی ہے۔ اور ان کے ذوق تلاش اور شوق ارتقاء کو تیز اور مہمیز کر کے مسلسل پیش رفت کی تحریک پیدا کی گئی ہے۔ اور اس بنیاد پر خالق کائنات و مالک موجودات کی قدرت و حکمت اور اقتدار و اختیارات کو واضح کر کے اس کی خلایق و رزاقیت، ملکیت و مالکیت اور ربوبیت و معبودیت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

یوں تو قرآن کریم کی جن آیات بابرکات میں سائنسی علوم کے نکات و نظریات اور مبادیات و مضمرات کی نشاندہی کی گئی ہے ان کی تعداد اتنی کثیر ہے کہ انہیں مکمل طور پر شرح و اسط کے ساتھ ضبط تحریر میں لانے کے لئے کئی ضخیم مجلدات درکار ہوں گی۔ اس لئے اختصار کے پیش نظر اجمالی طور پر صرف چند ایسے مقامات و مواقع کے بیان پر اکتفا کی جا رہی ہے جن میں خالق حکیم و قدیر اور مالک علیم و خبیر کی قدرت و کمالات کے آثار و علامات کے طور پر سائنسی علوم کے مبنی و منافع اشارے اور اشاریے بہت واضح اور کسی قدر تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

چنانچہ ارضیات و فلکیات، بحریات و موسمیات اور جمادات و نباتات جیسے سائنسی موضوعات و نظریات کے سلسلے میں تخلیق ارض و سما، گردش لیل و نہار بے کراں سمندروں اور بے پایاں دریاؤں کے سینوں پر رواں دواں کشتیوں اور جہازوں کی سمت و رفتار اور ان سے لوگوں کو پہنچنے والے منافع و فوائد، آسمان سے نازل ہو کر مردہ و افتادہ بیکار

و مردار زمینوں اور پتھر مردہ کھیتوں کو دوبارہ زندہ اور سرسبز و شاداب کر دینے والی باران رحمت، ہبزہ زاروں اور مرغزاروں میں چلنے پھرنے والے قسم قسم کے چوپایوں، خوشگوار و فرحت بخش ہواؤں کے جھونکوں اور زمین و آسمان کے درمیان آویزاں و جنباں منڈلاتے ہوئے ابر ہائے گہر بار کے فیوض و برکات کو صاحبان عقل و خرد کے لئے اپنی قدرت کاملہ کی نشانیاں قرار دیتے ہوئے سورہ مبارکہ بقرہ میں رب کریم کا ارشاد ہے کہ ”بے شک زمین و آسمان کی تخلیق اور رات دن کے ردوبدل میں، اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کے لئے فائدہ مند اور نفع بخش اسباب و اشیاء یعنی تجارتی ساز و سامان دریاؤں اور سمندروں میں لے کر چلتی ہیں، اور اس فیض بخش پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا اور پھر اس سے زمین کو مردہ و بیکار ہو جانے کے بعد دوبارہ جلا کر سرسبز و شاداب کر دیا اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیے، اور ہواؤں کو چلانے میں اور بادل میں جو خدا کے حکم سے زمین و آسمان کے درمیان گھرا ہوا معلق رہتا ہے غرض کہ ان سب باتوں میں عقل والوں کے لئے خدا کی قدرت و حکمت کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔“

اسی طرح تخلیق کائنات کے سلسلے میں ارضیات و فلکیات، بحریات و معدنیات، موسمیات و فضائیات نیز مشروبات و غذائیات اور معاشیات و اقتصادیات کے ساتھ ہی مادہ تخلیق اور علم الہیات کے حوالے سے کئی سائنسی نظریات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعے اہل ذکر و شکر اور صاحبان عقل و فکر کو خدا کی قدرت و کمالات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سورہ نحل میں ارشاد ہوتا ہے کہ۔

”اسی نے زمین و آسمان کو برحق و باحکمت پیدا کیا تو لوگ جن کو اس کا شریک بناتے ہیں وہ ان سے بہت برتر ہے۔ اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ انسان اپنے اسی خالق کا دشمن ہو گیا۔ اسی نے چوپایوں کو پیدا کیا۔ جن کی کھال اور ان میں

تمہارے جزاوں اور دوسرے کھانے پہننے کے نفع بخش اور فائدہ مند ساز و سامان بھی ہیں۔ اور جب تم انہیں صبح چرانے کے لئے لے جاتے ہو اور شام کو واپس لاتے ہو تو ان سے تمہاری رونق ہوتی ہے اور جن شہروں میں تم بغیر سخت زحمت و مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے وہاں تک یہ چوپائے تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں بے شک تمہارا پروردگار بڑا رحم کرنے والا شفیق و مہربان ہے۔ اور اسی نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے زیب و زینت اور شان و شوکت بھی ہے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی چیزیں پیدا کی ہیں جنہیں تم جانتے بھی نہیں ہو۔ اور سیدھے راستے کی ہدایت تو خدا ہی کے ذمہ ہے اور بعض راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا۔ وہ خدا وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ جس میں سے تم پیتے ہو اور جس سے درخت سرسبز و شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے مویٹیوں کو چراتے ہو اور خدا اسی پانی سے تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے خدا کی قدرت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ اور اپنے پروردگار کے حکم کے تابع رات اور دن اور چاند اور سورج اور ستاروں کو بھی تمہارے تابع بنا دیا ہے۔ بے شک اکہیں صاحبان عقل و خرد کے لئے قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور اس نے تمہارے لئے زمین میں جو مختلف رنگوں کی چیزیں پیدا کیں، بے شک ان میں بھی اہل ذکر و فکر کے لئے خدا کی قدرت و حکمت کی بہت بڑی نشانی ہے۔ وہ خدا وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے قبضہ میں کر دیا ہے تاکہ تم اس میں سے مچھلیوں کا تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور کے لئے بھی (موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور تم کشتی کو دیکھتے ہو کہ دریا کے سینے پر اس کے پانی کو چیرتی ہوئی رواں دواں رہتی

ہیں، تاکہ تم ان کے ذریعے تجارت کے لئے سیر و سیاحت کر کے اللہ کے فضل و کرم سے اپنا نفع اور فائدہ تلاش کرو اور اس کی نعمتوں اور عنایتوں کا شکر ادا کرو۔ اور اسی نے زمین کے سینے پر بھاری بھر کم پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ زمین تمہیں لے کر جھک نہ جائے۔ اور نہریں ندیاں اور استے بنائے تاکہ تم آرام اور آسانی سے منزل مقصود تک پہنچو۔ اور تمہاری رہنمائی کے لئے اور بھی بہت علامتیں اور نشانیاں اور ستارے بھی پیدا کئے ہیں جن سے لوگ راستہ اور منزل کا پتہ معلوم کرتے ہیں تو کیا وہ خدا جو اتنی ساری چیزوں کو پیدا کرتا ہے وہ ان بتوں کے برابر ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟

اسی سورہ مبارکہ میں باران رحمت کے نزول اور اس سے مردہ و افادہ زمینوں کی نئی زندگی اور پڑ مردہ کھیتوں کی شادابی دودھ دینے والے جانوروں کے جسم میں چارہ اور غذا کے کیمیاوی عمل کے بعد دودھ کی شکل میں مقوی اور شیریں و خوشگوار مشروب اور انگور جیسے غذائیت اور دوائیت سے بھر پور خوش مزہ پھلوں کے کیمیاوی عمل کے نتیجے میں شراب و سرکہ کی پیداوار اور شہد کی مکھی کے ذریعے چوسے گئے پھلوں اور پھولوں کے رس کے کیمیاوی عمل سے شریں و خوشگوار اور نفع بخش و شفا بخش غذائیت و دوائیت سے بھر پور مشروب شہد جیسی مفید و مقوی چیز کے حوالے سے ارضیات و فلکیات نباتات و جمادات کیمیا و ادویات اور معاشیات و اقتصادیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اہل فکر و نظر و اور صاحبان عقل و خرد کو خدا کی قدرت و کمال کی نشانیوں کی طرف دعوت و فکر و نظر دیتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے کہ۔

”اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسا یا پس اس کے ذریعے مردہ و بخر زمینوں کے بے کار و بے جان ہو جانے کے بعد پھر سے زندہ و جاندار اور سرسبز و شاداب کیا بے شک اس میں سننے اور سمجھنے والی قوم کے لئے خدا کی قوت و حکمت کی بڑی روشن نشانی

ہے۔ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت و نصیحت کی باتیں ہیں کہ ان کے پیٹ میں جو کوبر اور خون ہے اسی میں سے ہم تم کو خالص اور خوشگوار دودھ پلاتے ہیں اور کھجور اور انگور جیسے پھلوں سے شیریں و بہترین رزق عطا کرتے ہیں جس سے تم شراب اور سرکہ جیسی بری اور اچھی دونوں طرح کی غذا کی تیار کرتے ہو، بے شک اس میں صاحبانِ عقل و خرد کے لئے خدا کی قدرت کاملہ کی بڑی نشانی ہے۔ اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو وحی کے ذریعے ہدایت کی کہ تو پہاڑوں درختوں اور شیوں کے اونچے اونچے مکانوں میں اپنے چھتے بنا لے پھر ہر طرح کے پھلوں اور ان کے پھولوں سے رس چوس لے پھر اپنے پروردگار کے راستے پر تابعداری اور فرمانبرداری اور اطاعت گذاری کے ساتھ روانہ ہو جا۔ شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا مشروب یعنی شہد نکلتا ہے۔ اس میں لوگوں کے لئے بیماریوں سے شفا ہے۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرتِ خدا کی بہت بڑی نشانی ہے۔“

آگے چل کر اسی سورہ مبارکہ میں انسان کی خلقت، ان کے اعضا و جوارح اور جہند و پرند اور ان سے حاصل ہونے والے مختلف فیوض و فوائد کے حوالے سے عمرانیات و معاشیات اور فضائیات اور موسمیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علم الحیات و علم الحيوانات کی طرف توجہ دلا کر صاحبانِ ایمان و اتقان کو اللہ کی قدرت و کمال کی طرف دعوتِ فکر و نظر دی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

”اور خدا ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم بالکل بے علم اور نا سمجھ تھے۔ اور اس نے تم کو کان دیئے اور آنکھیں عطا کیں اور دل عنایت فرمائے تاکہ تم اس کا شکر بجلاؤ۔ کیا لوگ پرندوں کو غور سے نہیں دیکھتے جو آسمان کے نیچے ہوا میں گھرے ہوئے محو پرواز رہتے ہیں۔ ان کو صرف خدا ہی گرنے سے

بچائے رکھتا ہے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے خدا کی قدرت و حکمت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور خدا ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو تمہاری سکونت گاہ قرار دی ہے۔ اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے نیموں کی شکل میں ایسے ہلکے پھلکے گھر بنائے جنہیں تم سبک پا کر اپنے سفر و حضر میں استعمال کرتے ہو۔ اور اس نے ان کے روئیں اور بالوں سے تمہارے لئے قیامت تک کے لئے وسائل زندگی سے متعلق بہت سی کارآمد چیزیں بتائیں اور ساز و سامان مہیا کئے اور خدا ہی نے تمہارے آرام و سکون کے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں کے غاروں کی شکل میں گوشہ گاہ و پناہ گاہ اور اقامت گاہ بتائیں اور تمہارے لئے پوشاک بتائیں جو تمہیں سردی گرمی سے محفوظ رکھتی ہیں اور ایسے آہنیں لباس بنائے جو تمہیں ہتھیاروں کی ضرب سے بچالیں۔ اسی طرح خدا تم پر اپنی نعمتیں تمام کرتا ہے تاکہ تم اس کی اطاعت گزاری و فرمانبرداری کرو۔

سورہ مبارکہ حج میں انسان کی تخلیق کے سلسلے میں رحم مادر میں زیر تخلیق بچے کے تدریجی ارتقاء کو واضح کرتے ہوئے اس کی خلقت کے مختلف تشکیلی مراحل اور تکمیلی منازل کی پوری طرح وضاحت کر کے علم الاجسام و علم الحیات کی بڑی تفصیل کے ساتھ اس انداز سے ترتیب وار تشریح کی گئی ہے جس کی مکمل تصدیق و تائید آج کی جدید ترین سائنسی تحقیقات اور طبی انکشافات سے بخوبی ہوتی ہے۔ چنانچہ ارشاد کیا گیا ہے کہ

”اے لوگو! اگر تم کو مرنے کے بعد پھر سے زندہ کئے جانے میں کسی طرح کا کوئی شک و شبہ ہے تو ہم نے یقیناً پہلے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر لطفے سے پھر منجمد خون کے تھلکے سے پھر اس لوٹھڑے سے جو پورا سڈول ہو یا اڈھورا بے ڈول، تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت و حکمت کو روشن و واضح کر دیں۔ اور ہم عورتوں کے رحموں میں جس لطفے (جنین)



کو چاہتے ہیں ایک معین مدت اور مقررہ وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر پیدا کرتے ہیں۔ پھر تمہیں پالتے پوستے اور پروان چڑھاتے ہیں تاکہ تم اپنے بلوغ اور شباب کو پہنچو۔ اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو بڑھاپے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو معذور و مجبور زندگی بڑھاپے تک کھینچ لاتے ہیں تاکہ جاننے اور سمجھنے کے بعد پھر سٹھیا کے کچھ بھی نہ سمجھ سکیں۔ اور تم مردہ و افتادہ بیکار زمیں دیکھ رہے ہو، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ زندہ اور سرسبز و شاداب ہو کر لہلہانے اور ابھرنے بڑھنے لگتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ ہماری قدرت و حکمت کے یہ کرشمے اس لئے ہیں تاکہ تم جان اور سمجھ لو کہ بے شک خدا برحق ہے اور یقیناً وہی مردوں کو جلاتا ہے اور بے شک ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور بے شک جو لوگ قبروں میں ہیں ان کو خدا دوبارہ زندہ کرے گا۔“ ۹۔

موجودہ تازہ ترین مسلمہ سائنسی تحقیقات اور طبی انکشافات کے مطابق رحم مادر میں ذنوں، ہفتوں اور مہینوں کے حساب سے بچے کے تخلیقی ارتقاء کے اعتبار سے اس کی ہیئت و جبلت میں جو مرحلہ و ارتبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اس سلسلے میں سورہ مبارکہ مومنون میں مزید وضاحت کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے کہ

”اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ جگہ یعنی رحم مادر میں نطفہ کی شکل میں رکھا، پھر ہم نے نطفے کو منجمد خون بنایا۔، پھر ہم نے منجمد خون کو گوشت کا توہڑا بنایا، پھر ہم نے توہڑے کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اس میں روح ڈال کر ایک دوسری شکل و صورت میں انسان بنا کر پیدا کیا۔ پس خدا کی ذات بابرکات کا کیا کہنا جو تمام بنانے والوں سے بہتر

وہ ترے پھر اس کے بعد یقیناً تم سب کو ایک دن مرنا ہے پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔“ ۱۰۱

اس سلسلے میں سورہ مبارکہ مومن میں بھی رحم مادر میں نطفے سے لے کر بچے کی تکمیل تک انسان کی خلقت کی مختلف کیفیتوں اور حیثیتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

”وہ خدا وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر منجمد خون سے پھر تم کو بچہ کی شکل میں پیدا کیا، پھر پروان چڑھایا تا کہ تم اپنے شباب اور جوانی تک پہنچو، پھر زندہ رکھا تا کہ بڑھاپے کی منزل تک پہنچو اور تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس سے پہلے ہی وفات پا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ تم اپنی زندگی کے آخری مقام اور موت کے مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم اس کی قدرت و حکمت کے سلسلے میں عقل و خرد سے کام لو۔“ ۱۰۲

سورہ مبارکہ مومنوں ہی میں ایک جگہ فلکیات و موسمیات، جمادات و نباتات، زراعت و باغبانی، سیاحت و تجارت اور علم الحیوانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے کہ۔

”اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ سات آسمان بنائے اور ہم مخلوقات سے بے خبر نہیں ہیں۔ اور ہم نے آسمان سے ایک مقررہ مقدار میں پانی برسایا پھر اس کو زمین میں حسب ضرورت و مصلحت ٹھہرائے رکھا اور یقیناً ہم اس کو غائب کر دینے پر بھی قادر ہیں۔ پھر ہم نے تمہارے لئے اس پانی سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے اور تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے پیدا کئے اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔ اور ہم نے زیتون کا درخت پیدا کیا جو طور سینا (پہاڑ) پر اگتا ہے اس سے تیل نکلتا ہے اور وہ

کھانے والوں کے لئے سامن بھی ہے۔ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں بھی حیرت و نصیحت کا سامان موجود ہے۔ ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس سے ہم دودھ بنا کر تم کو پلاتے ہیں۔ اور ان میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے فوائد و منافع ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور انہیں جانوروں اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے گھومتے پھرتے ہو۔ ۱۲

سورہ مبارکہ واقعہ میں انسان کی خلقت، بارانِ رحمت اور آب و آتش وغیرہ کے حوالے سے اپنے الطاف و عنایات کی یاد دہانی کراتے ہوئے علم الحیات و علم نباتات، فلکیات و موسمیات اور زراعت وغیرہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ۔

”کیا تم نے اس لطف کو دیکھا ہے جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو؟ کیا اس سے تم انسان خلق کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں؟ ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر و مقدر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے جیسے اور لوگ بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس شکل و صورت میں پیدا کریں جسے تم بالکل نہیں جانتے۔ اور تم نے پہلی پیدائش کو تو سمجھ ہی لیا ہے پھر غور و فکر کیوں نہیں کرتے؟ تم جو کچھ بوتے ہو، کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ کیا اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اسے ٹکڑے ٹکڑے اور چور چور کر دیتے۔ اور تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ ہم تو مفت میں تاوان اور جرمانے میں پھنس گئے بلکہ ہم تو محروم اور بد نصیب ہی ہیں کیا تم نے اس پانی کو بھی دیکھا ہے جسے تم پیتے ہو؟ کیا اسے بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں پس تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ کیا تم نے آگ کو دیکھا ہے؟ جسے تم لکڑی سے نکالتے ہو؟ کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ ہم نے آگ کو جہنم کی یاد دہانی اور مسافروں کے متاع و منافع کے لئے قرار دیا ہے۔ ۱۳

سورہ مبارکہ یوسف میں فصلوں اور زراعتوں کی پیداوار کو ذخیرہ کر کے کوداموں میں طویل مدت تک محفوظ رکھنے کی تدبیر و ترکیب حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی بالیوں اور کچھوں میں ہی پیداوار کو برقرار رکھ کر بتائی گئی ہے اس کا عملی ثبوت ہرام مصر میں ہزاروں سال قبل مدفون افراد کے مقبروں سے صحیح و سالم برآمد ہونے والی بالیوں سمیت اجناس سے مل چکا ہے اور وہ تدبیر عزیز مصر کے ایک خواب کی تعبیر کے سلسلے میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔

”یوسف نے کہا (اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ) تم لوگ متواتر سات برس تک جو کاشتکاری کرتے رہو گے تو اس سے جو فصل کاٹو اس کی پیداوار کو بالیوں ہی میں لگی رہنے دینا۔ (چھڑانا نہیں) مگر اتنا تھوڑا بہت (حسب ضرورت) جو تم کھاؤ۔ پھر اس کے بعد بڑے سخت خشک سالی کے سات برس آئیں گے۔ ان میں ہم لوگوں نے جو کچھ ان سالوں کے لئے پہلے جمع کر رکھا ہے سب کھا جائیں گے مگر صرف اتنا تھوڑا بہت جو تم بیج کے لئے بچا رکھو گے پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب مینہ برے گا۔ (اور انکو بھی اتنا پھلے گا) کہ اس کو شراب کے لئے نچوڑیں گے۔ ۱۳۔ ان آیات بامرکات کے علاوہ بھی ایسی آیتیں بہت کثیر تعداد میں ہیں جن میں زمین و آسمان کوہ و بیابان، دشت و در، بحر و شمس و قمر، آب و آتش، اشجار و اثمار، وغیرہ کے حوالے سے حیات و کائنات کی تخلیق کا ذکر کر کے انسانی وسائل و علوم و فنون کے مہمانی و مبادی اور مراکز و منابع کی نشاندہی کی گئی ہے۔ خاص طور سے سورہ مبارکہ رحمن، سورہ مبارکہ دہر و سورہ مراسلت اور بیسویں پارے کی متعدد سورتوں مثلاً سورہ نبا، سورہ نازعات، سورہ عیس، سورہ تکویر، سورہ الخطا، سورہ الشقاق سورہ شمس اور سورہ زلزال میں حیات و کائنات کے نکات و مضمرات اور اسرار و رموز کے پس منظر و پیش منظر میں خدا کی

قدرت و حکمت اور کرامات و کمالات کے بڑے موثر اور محرک اشارے موجود ہیں۔ اور ایسی تمام آیات بابرکات رہتی دنیا تک ہر ذی علم و دانش، تمام اہل فکر و نظر، صاحبانِ عقل و فرد، ارباب شعور و ادراک، اصحابِ ذکر و شکر اور جماعتِ تدبیر و تدبیر نیز شائقین و تحقیق و تدقیق کے ذوق انکشافات و شوق ایجاد کے جوش و جذبہ کو تیز اور مہینز کرتی رہیں گی۔

حوالے:

۱۔ قرآن کریم سورہ انعام آیت ۵۹

۲۔ سورہ یونس آیت ۶۱

۳۔ سورہ سبا آیت ۳

۴۔ سورہ محمد آیت ۲۲

۵۔ سورہ بقرہ آیت ۱۶۳

۶۔ سورہ نحل آیت ۲۳ تا ۱۷

۷۔ سورہ نحل آیت ۶۵ تا ۶۹

۸۔ سورہ نحل آیت ۸ تا ۸۱

۹۔ سورہ حج آیت ۵ تا ۷

۱۰۔ سورہ مومنون آیت ۱۴ تا ۱۶

۱۱۔ سورہ مومن آیت ۶۷

۱۲۔ سورہ مومنون آیت ۱۷ تا ۲۲

۱۳۔ سورہ واقعہ آیت ۵۸ تا ۷۳

۱۴۔ سورہ یوسف آیت ۷ تا ۲۹

☆☆☆☆☆☆